تعارف وتبصرۂ کتب

''تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نام کتاب : میرے حضرت میرے شیخ
مصنف : مولانا عبدالقیوم حقانی
ضخامت : 260 صفحات
قیمت : 90 روپے
شائع کردہ: : القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہؓ' خالق آباد' نوشہرہ' صوبہ سرحد
ملنے کا پتہ : صدیقیہ کتب خانہ' مہاجر بازار' اکوڑہ خٹک' ضلع نوشہرہ

کہنے کو تو مولانا عبدالحق حقانی برصغیر کے ایک مشہور و معروف عالم دین تھے' مگر ذرا عمیق نظر سے دیکھا جائے تو وہ علمائے حق کے سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی اور بین الاقوامی شہرت کے مالک ہمہ صفت موصوف انسان تھے جنہوں نے وقت کی عظیم شخصیات سے علمی استفادہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سید حسین احمد مدنی' مولانا اعزاز علی' علامہ ابراہیم بلیاوی' مولانا رسول خان' مولانا اصغر حسین' مولانا مرتضٰی حسن' مولانا عبدالسمیع اور مفتی اعظم مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہم معروف نام ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے تحصیل علوم سے فراغت کے بعد اپنے آبائی گاؤں اکوڑہ خٹک میں دینی مدرسے کی بنیاد ڈالی جو آج اسلامی دنیا کا ایک معروف دینی ادارہ ہے جہاں مختلف ممالک سے علم دین کے حصول کے لئے طلبہ آتے ہیں اور علومِ اسلامیہ سے مالا مال ہو کر دین کی نشر و اشاعت کا جذبہ لے کر واپس لوٹتے ہیں۔ اس ادارے کا نام دارالعلوم حقانیہ ہے۔

مولانا عبدالحق حقانی کے ہزاروں شاگرد برصغیر کے دینی مدارس میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کے چند مشہور تلامذہ میں مولانا اسعد مدنی' مولانا مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند' مولانا مفتی ولی حسن' مولانا سلیم اللہ خان' مولانا عبیداللہ انور' مولانا حامد میاں' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سمیع الحق' مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا خان محمد کندیاں' مولوی یونس خالص' مولانا جلال الدین حقانی

اورمولانا فتح اللہ شہید شامل ہیں۔

زیرِتبصرہ کتاب مولانا کے ایک ہونہار شاگرد مولانا عبدالقیوم حقانی کی تالیف ہے جو اپنے شیخ کے منظورِنظر تھے اور جن کے شب و روز اکثر اپنے شیخ کی صحبت میں بسر ہوتے۔ وہ خلوت وجلوت اور سفر وحضر میں اپنے مربی اور محسن کے ساتھ رہے۔ وہ اپنے حضرت کے مزاج شناس اور محرم اسرار تھے۔اسی لئے کتاب کے مندرجات اکثر و بیشتر مولف کے مشاہدات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مستند ہیں۔

مولانا عبدالحق حقانی نے ۴۵ سال حدیث پڑھائی۔ حدیث کے ساتھ اس گہری وابستگی کے نتیجہ میں اپنے نام کی بجائے شیخ الحدیث کے نام سے ہی معروف ہوئے۔ مولانا صرف ایک اچھے مدرس ہی نہ تھے بلکہ ان کی شخصیت مجموعہ صفات تھی۔ وہ صاحب بصیرت اور متقی انسان تھے جنہیں دین حق کی تعلیم وتبلیغ سے گہری دلچسپی تھی۔ آپ اپنے علاقے کی پسندیدہ شخصیت تھے۔علوم دین کی ترویج و اشاعت کی ہمہ وقتی مصروفیت کے باوجود ملک کی سیاسی حالت پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔تین مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور بھرپور دلچسپی لے کر نفاذ شریعت کے لئے آواز اٹھائی۔ شریعت محاذ عمل میں آیا تو آپ اس کے صدر مقرر ہوئے۔ بھرپور زندگی گزارنے والا یہ مردِمومن ستمبر ۱۹۸۸ء میں ۷۵ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جاملا۔

اس کتاب میں مصنف نے شیخ الحدیث کی زندگی بھر کے معمولات اور کارنامے نہایت احسن انداز میں بیان کئے ہیں جو قارئین کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گے اور دین کا کام کرنے والوں کوصبر وثبات کی تلقین کے ساتھ ساتھ نمونہ بھی پیش کریں گے۔

کتاب کا ٹائٹل اور جلد شایان شان ہے۔ کمپوزنگ معیاری، مواد مستند اور انداز تحریر دلکش ہے۔

☆ ☆ ☆

اعتـــــــذار

ماہنامہ حکمت قرآن کے فروری ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں ''شوقِ حرم'' پر تبصرہ شائع ہوا جس میں سہواً لکھا گیا کہ لفظ ''مَکّہ'' قرآن مجید میں موجود نہیں بلکہ صرف ''بَکّہ'' ہے، حالانکہ سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۴ میں لفظ مَکّہ موجود ہے۔اس غلطی پر تبصرہ نگار معذرت خواہ ہے۔